

عالم ربانی

یعنی مختصر تعارف

سراج السالکین، عمدۃ العارفین،
قدوۃ الواصلین، استاذ العلماء الراسخین
الحاج مولانا محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ
مراڑیاں شریف

مختصر حالاتِ زندگی

نام مُبارک: (حضرت مولانا مولوی) محمد نیک عالم قدس سرہٗ العزیز ابن حضرت میاں فیض احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت میاں محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائی حالات: جس گھرانے میں حضرت اقدس نے آنکھ کھولی وُہ خالص دینی، رُوحانی اور مذہبی ماحول کا حامل تھا۔ چنانچہ ہوش سنبھالتے ہی آپکے جوہر شناس والد ماجد نے آپ کی دینی و رُوحانی تربیّت پر اپنی توجّہ مرکوز کر دی اور اپنے ہونہار بچّے کی زندگی دین کی خاطر وقف کر دی۔ آپ انہی حالات و مقاصد کو پیشِ نظر رکھے ہوئے انہی نیک امنگوں کو دل میں لئے ہوئے پروان چڑھے۔ اور توقع سے بڑھ کر ان مقاصد کو پُورا کیا۔

طلب علم: قرآن مجید، فارسی اور ابتدائی صرف و نحو اور تصوّف و اخلاق کی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجدؒ حضرت میاں فضل دین صاحب آف (شادیوال) امام مسجد موضع سانسوال ضلع گجرات) اور حضرت مولانا خدا بخش صاحبؒ (ساکن عادووال گجرات) رحمۃ اللہ علیہم سے حاصل کی۔

بعد ازاں درسِ نظامی اور تصوّف و اخلاق کی متوسّط کتب کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آپ نے گجرات شہر میں وقت کے جیّد عالم دین حضرت مولینا غلام حیدر مرحوم کے سامنے زانوئے تلمذتہ کیا۔ آپ بہت بڑے فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ متقی و متورع ہونے میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ آپ اپنے گھر پر ہی محلہ فتو پُورہ میں طلباء کو پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت صاحب قبلہ نے جس جانفشانی اور عرق ریزی کیساتھ مولینا موصُوف سے علم حاصل کیا اسکی مثال فی زمانہ ناممکن نہیں تو ازحد مشکل ضرور ہے۔ ان دنوں میں فتو پورہ اور مراڑیاں شریف کے درمیان ایک برساتی نالہ بہتا تھا۔ کئی دفعہ ایسا

ہوا کہ حضرت مولوی صاحب قبلہ اپنے استاد سے پڑھ کر نالہ کے کنارے پہنچے تو پانی زیادہ دیکھا۔ رات نالہ کے کنارے بسر کی۔ اور صبح اٹھ کر پھر واپس اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ شام کو لوٹتے وقت پانی کم ہوا تو گھر آ گئے، نہیں تو پھر رات وہیں کاٹ لی۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ کبھی بھی اپنے استاد کو جا کر نہیں بتایا کہ میں کل سے بھوکا ہوں۔ نالہ کے کنارے رات بسر کر کے واپس آ گیا ہوں۔ کہیں اس طرح استاد صاحب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

مولینا غلام حیدر مرحوم سے پڑھنے کے بعد واپسی پر حضرت مولینا حاجی محمد دین مرحوم و مغفور کے ایک عزیز سے جو بہترین خطاط تھے۔ خوشخطی کی مشق کیا کرتے تھے۔

ابھی آپ زیر تعلیم ہی تھے کہ آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔ لیکن اسکے باوجود بھی آپ کے ذوقِ حصول علم میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ باقاعدہ پڑھتے رہے۔ اسی دوران حضرت مولینا غلام حیدر مرحوم نے حج پر جانیکا ارادہ کیا تو آپ نے بھی ساتھ ہی رختِ سفر باندھ لیا۔ قافلہ مدینہ منورہ کی حاضری کیلئے جا رہا تھا کہ مکہ شریف سے پانچ منزل دور مولینا غلام حیدر کا انتقال ہو گیا۔ باقی قافلہ کیساتھ آپ مناسکِ حج اور زیارت مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر چھ ماہ بعد مشفق استاد کی جدائی کا داغ سینے میں چھپائے گھر تشریف لے آئے۔ اس مقدس سفر میں حجازِ مقدس کی سرزمین پر نہ تو آپ سواری پر بیٹھے اور نہ ہی جوتے پہنے آپ کا یہ سفر پاپیادہ برہنہ پا تھا۔

حصول علم کی تشنگی ابھی فرد نہیں ہوئی تھی اسلئے حج سے واپسی کے بعد آپ علوم اسلامیہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے نابغہ وقت حضرت مولینا غلام قادر بھیروی مرحوم خطیب بیگم شاہی مسجد لاہور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہاں سے واپسی کے بعد آپ نے اپنے گاؤں مراڑیاں میں ایک دینی مدرسہ کا آغاز کیا اور پھر درس و تدریس اور اصلاح و ارشاد خلق میں مصروف ہو گئے

بیعت : حضرت اقدس کی بیعت قطبُ الارشاد حجۃ الکاملین مخدوم العالم حضرت قبلہ

سرکار پیر سیّد ظہور الحسین صاحب قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجّادہ نشین ہفتم دربارِ عالیہ قادریہ فاضلیہ بٹالہ شریف (ضلع گورداسپور موجودہ ہندوستان) سے تھی۔ پیر و مُرشد کے انتقال کے بعد آپ نے مزید رُوحانی تربیّت اُن کے خلف ارشد غوث الوقت حضرت سرکار قبلہ مولینا پیر سیّد نذر محی الدّین صاحب قادری جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجّادہ نشین ہشتم دربارِ عالیہ فاضلیہ سے حاصل کی۔ سرکار نے آپکو خصوصی اجازت وخلافت سے بھی نوازا تھا۔

معمُولاتِ شب و روز

آپ نے اپنے ذاتی مطالعہ اور اوراد و اشغال کی مصرُوفیّت کے باوجُود اپنے گاؤں مراڑیاں شریف میں محض لوجہ اللہ درس تدریس کا سلسلہ شروع کردیا تھا۔ اپنے گاؤں کے علاوہ قربُ جوار کے بچّے بھی پڑھنے آتے تھے یہ سارے بچّے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے والے تھے۔ ان کی تعداد ہمیشہ ڈیڑھ دوسو کے لگ بھگ رہی ہے۔ انکے علاوہ درسِ نظامی کی کتابیں پڑھنے والے طلباء بھی تھے جن میں سے کچھ تو وُہ تھے جو قریبی دیہات کے تھے اور شام کو پڑھ کر اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔ مگر زیادہ تعداد ان طلباء کی بھی جو دُور دراز کے تھے۔ اور مسجد میں ہی سکونت پذیر تھے آپ تمام طلباء کو خود سبق پڑھایا کرتے تھے۔

ادائیگی نوافل تہجّد کے لئے آپ اتنی جلدی مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے کہ کئی دفعہ انتہائی کوشش کرکے جلدی آنے والوں نے بھی ہمیشہ اپنے سے پہلے آپ کو مسجد میں موجود پایا۔ آپ نوافل تہجّد کے بعد نمازِ فجر تک اوراد و وظائف میں مشغول رہتے۔ نماز فجر کے بعد تقریبًا دو گھنٹے تک اوراد و وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ وظائف سے فارغ ہوکر بچّوں کو پڑھانا شروع کرتے۔ ابتدائی قاعدہ سے لے کر مشکوٰۃ شریف جلالین

اور بیضاوی تک کے تمام اسباق خود پڑھایا کرتے تھے۔ اکثر اوقات عصر کی نماز تک اسباق جاری رہتے۔ تلاوتِ قرآن کا شوق عشق کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے تلمیذ ارشد حضرت مولینا محمد نواز صاحب صدر مدرس محمدیہ رضویہ بھکھی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات فرماتے ہیں کہ آپ ابتداءً حافظِ قرآن نہ تھے مگر اس کثرت سے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ کہ حافظِ قرآن ہو گئے۔ آپ کم از کم اٹھارہ سیپارے روزانہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ تلاوت سے فارغ ہو کر اگر کوئی کام ہو تو لمحہ دو لمحہ کے لئے گھر تشریف لیجایا کرتے تھے۔ ورنہ مسجد میں بیٹھ کر کبھی کوئی دستی کتاب یا قرآن تحریر فرمایا کرتے تھے کبھی قرآن مجید جلد فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپ بہترین خطاط اور جلد ساز تھے۔ اور کبھی مسجد کی صفائی فرمایا کرتے اور اکثر اوقات صفائی کرنے کے لئے اپنے پہننے کے کپڑے استعمال فرمایا کرتے۔ گھر سے دوپہر کا کھانا مسجد ہی میں آتا جو کبھی خوب ٹھنڈا کر کے خود تناول فرماتے اور اکثر روزے سے ہوتے اور اپنا کھانا کسی یتیم طالبعلم کو کھلا دیتے۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ گھر کے کام بھی اپنے ہاتھ سے انجام دیتے۔ اگر کسی بیمار کا پتہ چلتا تو بیمار پُرسی کے لئے ضرور تشریف لے جاتے۔ قُرب و جوار میں کسی کی موت کی خبر ملتی تو جنازہ میں ضرور شرکت فرماتے اور جہاں کہیں بھی تبلیغ دین کی خاطر جانا پڑتا بلا معاوضہ تشریف لے جاتے۔ اسباق پڑھانے کی جُمعۃ المُبارک کو چھٹی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن بایں ہمہ وُہ دن فارغ نہیں تھا۔ آپ گجرات شہر میں جمعہ پڑھایا کرتے تھے اور سالہا سال آپ نے بلا معاوضہ جمعہ پڑھایا۔ باری والی مسجد میں جُمعہ پڑھانے کے بعد آپ الحاج حضرت پیر سیّد ولایت شاہ صاحب مرحوم کی مسجد میں تشریف لیجایا کرتے تھے۔ جہاں نمازِ جُمعہ کے بعد آپ وعظ بھی فرمایا کرتے تھے۔ اور حاضرین کے علمی سوالوں کے جوابات بھی مرحمت فرمایا کرتے تھے۔

یہ تھا آپ کے معمولات کا اجمالی خاکہ۔ ایک دفعہ بنظرِ غائر دیکھیں تو ماننا پڑتا ہے کہ

اتنے کاموں کا ایک ہستی سے بلا ناغہ سرانجام ہو جانا اس ہستی کی کرامت ہی ہو سکتی ہے ورنہ بادی النظر میں ایک آدمی کسی حالت میں بھی اتنا کام سرانجام نہیں دے سکتا۔

وصال

مرضِ وصال: یُوں تو بعارضہ بخار پہلے بھی کئی دفعہ بیمار ہوئے اور کافی کافی عرصہ تک صاحبِ فراش رہے۔ وصال سے پہلے متواتر پانچ سال بیمار رہے۔

نماز اور اوراد و اشغال: بیماری کے ابتدائی ایّام میں ہر نماز مسجد میں ادا فرماتے رہے نہ صرف جماعت میں شامل ہوتے رہے بلکہ جماعت خود کراتے رہے۔ جب چارپائی سے اُٹھنا دشوار ہو گیا۔ تو پھر گھر پر ہی نماز کا اہتمام فرماتے رہے۔ وہ اوراد و وظائف جو تندرستی کی حالت میں آپ بلا ناغہ پڑھا کرتے تھے۔ ان میں ایّامِ مرض میں بھی فرق نہیں آنے دیا۔ بلکہ یوں کہہ لیجئے۔ آپ نے اپنے یومِ وصال تک اوراد و وظائف اور ادائیگی نماز میں فرق نہیں آنے دیا۔

آخری لمحہ: یوں تو آپ کے ارشادات سے یہ اشارات مل رہے تھے کہ یومِ وصال قریب ہے۔ لیکن کوئی ایک ہفتہ پہلے واضح طور پر فرما رہے تھے کہ آخری لمحات قریب آگئے ہیں۔ وصال سے چند لمحے پہلے آپ نے ارشاد فرمایا کہ آخری وقت میرا مُنہ قبلہ رُخ کر دینا۔ میرے قریب بُلند آواز سے کلمہ طیّبہ کا ذکر کرنا اور جزع فزع سے مطلقاً گریز کرنا۔ ابھی آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ حاضرین سے فرمایا کہ چارپائی خالی کر دو بابا جی آگئے ہیں۔ حاضرین نے بابا جی کو تو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا۔ البتہ حضرت صاحب قبلہ کو وعلیکم السلام اور اس کے بعد یہ کہتے ہوئے سُنا کہ بزرگو

ذرا سا ٹھہر جاؤ میں نماز پڑھ لوں اور یہ کہہ کر آپ نماز پڑھنے لگے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے پانی مانگا۔ مٹی کے پیالہ میں پانی نوش فرمایا۔ اور خود ہی قبلہ رُخ لیٹ گئے۔ کلمہ طیبہ پڑھا اور راہی ملکِ بقا ہو گئے۔ انّا للہ وانا الیہ راجعون ! (یہ آنے والے باباجی حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت ہوں گے)

تاریخ وصال : ۲۵ رجب المرجب ۱۳۷۸ھ بمطابق ۱۴ فروری ۱۹۵۸ء ۳ ماگھ سمت ۲۰۱۴، شبِ ہفتہ بوقت دس بجے۔

کیفیّت جسم : رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی مگر بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لبِ او

چہرے پر ایک پیاری مسکراہٹ تھی۔ جسم حالتِ حیات کی طرح نرم و نازک تھا۔ یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اب بھی کتنے ہی لوگ بقیدِ حیات ہیں جو اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ آپ کا ہر جوڑ پوری طرح حرکت کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے جسم کا کُرتہ غسل سے پہلے پھاڑ کر نہیں اتارا گیا بلکہ صحیح و سالم حالت میں اتارا گیا۔

جنازہ : آپ کے انتقال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف آنًا فانًا پھیل گئی۔ ہر چہار اطراف سے لوگ کثرت کے ساتھ جنازہ میں شریک ہونے کے لئے پہنچ گئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج سیّد احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ المعروف حاجی شاہ صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں مسلمانانِ اطراف و اکناف کا ایک جمِ غفیر شریک تھا۔

تاثرات

اس دورِ انحطاط میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جس کی ولایت پر ہر طبقہ فکر اور ہر طرزِ زندگی کے لوگ متفق ہوں۔ جہاں ایک کسی کو ولی کہتا ہے۔ وہاں چار انکارِ ولایت پر مصر نظر آتے ہیں۔ لیکن حضرت مولینا الحاج محمد نیک عالم صاحب مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں ایسی جامع شخصیت تھے۔ جن کے ورع و اتقا، زہد و تقویٰ، اور علمیت و ولایت پر سبھی متفق تھے۔ تمام مکاتیبِ فکر کے لوگ انہیں ولی کامل۔ عالم باعمل اور کما حقہٗ پابند شریعت سمجھتے ہیں۔ آپ کے بارہ میں عوام و خواص کے تاثرات کو تفصیلاً نقل کیا جائے تو دفتر کے دفتر درکار ہیں۔ صرف چند مشاہیر کے تاثرات نقل کیے جاتے ہیں۔ تاکہ اس چھوٹے سے رسالہ کو طوالت سے بچایا جا سکے۔

(۱) خلیفۂ ارشد حضرت شیرِ ربّانی پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد یعقوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف ماجرہ شریف متصل کنجاہ ضلع گجرات۔ بارہا مراڑیاں شریف میں تشریف لائے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولینا صاحب بارگاہِ نبوی کے اسقدر حضوری ہیں۔ کہ اگر شرع شریف اس زمانے میں کسی کو صحابی کہنے کی اجازت دیتی تو میں آپ کو برملا صحابی کہتا۔

(۲) شیخ القرآن علامہ پیر ابوالحقائق مولینا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے کہ آپ زاہد بے ریا، عالم ربّانی اور بڑے باکمال درویش تھے۔

(۳) مفسّرِ قرآن، محدّث دوران، حکیم الامّت حضرت قبلہ مولینا مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس رح کی وفات کے بعد حضرت مفتی صاحب رح کی متعدد بار تشریف آوری دارالعلوم وخانقاہ قادریہ عالمیہ (مراڑیاں شریف) میں ہوئی۔ جب بھی آپ حضرت اقدس کے مزار شریف کے حدود میں پہنچے تو فرماتے کہ "یہاں عجیب رُوحانی سکون ملتا ہے۔ یہاں سے جانے کو دل نہیں چاہتا"، بلکہ ایک بار تو یہاں تک

ارشاد فرمایا کہ " یہاں اتنی رُوحانی کشش ہے کہ جی چاہتا ہے شہر گجرات کو چھوڑ کر یہیں مستقل رہائش کروں "۔

(۴) پیرِ طریقت حضرت پیر سیدنا ولایت شاہ صاحبؒ ، حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہیں سرگودھا کیطرف تشریف لے گئے ہوئے تھے اس لئے حضرت صاحب قبلہ کے جنازہ میں شرکت نہ فرما سکے۔ واپسی پر جب عرس چہلم کے لئے حضرت شاہ صاحب کو جُمعہ کے روز اطلاع دیگئی تو اطلاع نامہ دیکھ کر بڑی دیر تک روتے رہے پھر منبر پر تشریف لائے آپ کے عرس چہلم کا خود اعلان فرماتے ہوئے حسرت بھرے الفاظ میں فرمایا کہ افسوس آج ہم قطب زمانہ سے محروم ہو گئے۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ حضرت قبلہ کے چالیسویں میں شمولیّت کیلئے باوجود علیل ہونے کے پیدل تشریف لائے۔ دورانِ راہ معتقدین کے اصرار کے باوجود آپ کسی سواری پر سوار نہیں ہوئے۔

(۵) خطیب پاکستان حضرت مولینا قاری احمد حسین صاحب رہتکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولینا قاری احمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامع مسجد عید گاہ گجرات کئی دفعہ سیر کے بہانہ گھر سے نکلے ہوئے سیدھے مراڑیاں شریف پہنچ جایا کرتے تھے۔ اور اپنی تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کئی کئی دن مراڑیاں شریف میں ٹھہرا کرتے تھے۔ قاری صاحب مرحُوم و مغفور فرمایا کرتے تھے کہ مراڑیاں شریف کی مسجد کی ایک ایک اینٹ سے اللہ اللہ کی آواز آتی ہے۔ اور مسجد میں داخل ہوتے ہی بڑی پیاری پیاری خوشبو آتی ہے یُوں لگتا ہے کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کرم کریمانہ سے اس مسجد میں بارہا قدم رنجہ فرمایا ہے۔

(۶) صدر المدرسین حضرت مولینا محمّد نواز صاحب بھکھی شریف: صدر المدرسین حضرت مولینا محمّد نواز صاحب صدر مدرس جامعہ محمّدیہ بھکھی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات فرماتے ہیں کہ

میں نے اپنی زندگی میں جن بزرگوں کو دیکھا ہے۔ ان میں سے تین بزرگ وہ ہیں جنہیں دیکھتے ہی بلا تامل انسان یہ کہہ اٹھتا ہے۔ کہ یہ ولی کامل ہیں (۱) استاذ المکرم حضرت مولانا الحاج محمد نیک عالم صاحب مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ (۲) شیخ طریقت حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف کیلیانوالہ شریف (۳) حضرت محدث اعظم پاکستان مولینا سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) شیخ الحدیث حضرت مولینا الحاج سید احمد شاہ صاحبؒ، شیخ الحدیث حضرت مولینا الحاج سید احمد شاہ صاحب مرحوم المعروف حاجی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ حضرت موصوف صحیح معنوں میں نائب رسول تھے۔

(۸) فخر المشائخ حضرت مولینا حبیب اللہ صاحب گجراتیؒ، حضرت مولینا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں میں نے بڑے بڑے لوگوں کو بدلتے دیکھا ہے۔ آج لوگ کچھ ہوتے ہیں تو کل کچھ اور۔ لیکن ایک صاحب استقامت ہستی وہ ہے جسے میں پینتیس سال سے ایک ہی حال پر دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ ہیں بارگاہ نبوی کے حاضر باش حضرت مولینا الحاج محمد نیک عالم صاحب مراڑوی (رحمۃ اللہ علیہ)۔

(۹) حضرت سید محمد عربی شاہ صاحب قادری پشاوری مہاجر مدنی مدظلہ، حضرت سید عربی شاہ صاحب تادم تحریر بقید حیات جلوہ افروز ہیں۔ صائم الدہر اور قائم اللیل عابد و زاہد صاحب کشف و کرامت بزرگ ہیں۔ اور کئی سالوں سے مدینہ منورہ میں معتکف ہیں۔

شاہ صاحب نے حضرت صاحب قبلہ کے مزار پر پانچ ماہ تک ایک چلہ کاٹا۔ چلہ سے فراغت کے بعد مزید چند ماہ تک مراڑیاں شریف میں قیام پذیر رہے۔ جاتی دفعہ آپ نے اپنے تاثرات قلمبند کروائے۔ جو دستاویزی صورت میں محفوظ ہیں۔ اس دستاویز کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

(سید عربی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ) میرے روحانی مقامات کی تکمیل نہیں ہو رہی تھی

اور میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا تھا۔ مجھے حضرت مولینا محمد نیک عالم صاحب مراڑ وی رحمۃ اللہ علیہ کی عالم بیداری میں زیارت ہوئی۔ عربی لباس میں ملبوس تھے۔ دورانِ گفتگو دانتوں سے چھن چھن کردہ روشنی نکلتی تھی۔ جس کی مثال میں دُنیا کی کسی روشنی کے ساتھ نہیں دے سکتا۔ مجھے اپنے مزار مبارک کی جگہ دکھائی اور فرمایا کہ پانچ ماہ کے لئے میرے پاس آجاؤ تمہاری ساری منازل طے ہوجائیں گی۔ لیکن نہ تو اپنا اسم شریف ارشاد فرمایا اور نہ جگہ کا محلّ وقوع۔ خیر میں ایک دن کسی سبب سے یہاں مراڑیاں شریف پہنچ گیا۔ غور کیا تو یہی وُہ جگہ تھی جو مجھے بارہا حضرت صاحب قبلہ نے دکھائی تھی۔ مزار پر حاضر ہوا تو آپ کی زیارت کا شرف بھی نصیب ہو گیا۔ دل کو تسلّی ہو گئی کہ آج منزلِ مقصود مل گئی ہے۔ پانچ ماہ چلّہ کاٹا اور گوہر مقصود پا لیا۔ دورانِ چلّہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر لاتعداد اولیاء کرام کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا۔

مَیں نے حالتِ کشف میں آپ کا مزار مبارک دیکھا کہ اس پر بہت ہی بڑا ایک نُورانی گنبد ہے اور چاروں طرف بہت سے نور کے مینارے بنے ہوئے ہیں۔ اور میناروں میں مزید نور کی شمعیں جل رہی ہیں۔ جن کی روشنی کے سامنے دُنیا کی تیز سے تیز روشنی بھی ماند نظر آتی ہے۔ اور وُہ مینارے تا رفعتِ آسمان نظر آتے ہیں۔

شروع میں میرا گمان یہ تھا کہ حضرت صاحب قبلہ تو قطبُ الارشاد ہیں لیکن حضرت صاحبزادہ مولانا محمد اسلم صاحب قادری صاحب رُوحانیّت نہیں ہیں۔ ایک روز میں یہی خیال کر رہا تھا کہ صاحبزادہ صاحب تشریف لائے اور مجھے اپنے ساتھ معانقہ فرماتے ہوئے خُوب زور سے بھینچا۔ یہاں تک کہ میری ہڈیاں چیخ گئیں اور صاحبزادہ صاحب نے میرے کان کیساتھ مُنہ لگا کر بُلند آواز سے تین دفعہ حق۔ حق۔ حق کہا اس کے بعد یہ عالم تھا کہ میرے بال بال سے حق حق کی آواز آرہی تھی۔ اس حالت میں بیہوش ہو گیا۔ ہوش آیا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب قبلہ بمعہ اپنے صاحبزادے کے تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میرا

بیٹا خالی نہیں بلکہ میرا فیض اب اس کی ذات سے جاری ہے۔ اسکے بعد میں نے بارہا باپ بیٹا دونوں کی اکٹھی زیارت کی۔ پیرِ طریقت۔ حضرت صاحبزادہ مولٰینا محمد اسلم صاحب قادری نے میری بیمثال تربیّت فرمائی۔

مجھے یہاں کے در و دیوار میں رُوحانیّت نظر آتی ہے۔ عشق مُصطفٰے صلّے اللہ علیہ وسلّم اور عشقِ غوثیہ کے جلوے نظر آتے ہیں۔ میں عالمِ کشف میں دیکھتا ہُوں کہ حضور غوث پاک اور حضرتِ صاحب قبلہ کی حضرت صاحبزادہ صاحب پر ہر وقت نظرِ کرم ہے۔

(۱۰) فاضلِ شہیر، جامع الشریعۃ والطریقۃ حضرت مولٰینا سیّد محمد قاسم شاہ صاحب کاظمی خطیب درگاہ حضرت بری امام اسلام آباد؛ استاذ المکرم جناب الحاج مولٰینا محمّد نیک عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ علّامہ دہر اُستاذ العُلماء ہونے کے باوجود نہایت پرہیزگار، شب بیدار، بردبار، شیریں مزاج تھے۔ رات کو جب کبھی نیند سے آنکھ کُھلتی تو آپ مصرُوفِ عبادت ہوتے تھے۔ گرمی ہو یا سردی آپ کے معمولات میں فرق نہ آتا تھا۔ آپ کو بقیّۃ السّلف، حُجّۃُ الخَلف کہا جائے تو بجا ہے۔ آپ کا دولت خانہ مسجد کے بالکل متصل تھا۔ لیکن پھر بھی دن کو عام طور پر کھانا مسجد شریف میں تناول فرماتے تھے اور مسجد میں ہی پڑھائی یا لکھائی یا عبادت میں مصرُوف رہتے تھے۔ نفس پر اتنا کنٹرول تھا کہ تازہ کھانا گھر سے آتا تو اُس کی طرف توجّہ نہ کرتے۔ بدستور کام میں مشغول رہتے۔ جب کھانا سرد ہو جاتا اور لذّت کم ہو جاتی تب تناول فرماتے! بیت ؎

نفس را آں بہ کہ در زنداں کُنی
ہرچہ فرماید خلافِ آں کُنی!

خُلاصہ یہ کہ ایک عالمِ ربانی، ولیِٔ کامل کے آثار آپ کے اندر بدرجۂ اتم پائے جاتے تھے ؎ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط

قربِ بارگاہِ نبویؐ

حضور قبلہ عالم بارگاہ نبوی کے حضوری تھے۔ بہت سے لوگوں کو آپ کی طفیل نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا شرف ملا۔ صرف چند ایک واقعات اختصاراً پیشِ خدمت ہیں۔

(۱) خلیفۂ شیر ربانی پیر طریقت حضرت قبلہ پیر سیّد یعقوب علی شاہ صاحب آف ماجرہ شریف متصل کنجاہ ضلع گجرات کو کسی وجہ سے زیارتِ نبوی بند ہو گئی۔ اس نعمتِ عظمیٰ کو دوبارہ پانے کے لئے آپ نے بہت زیادہ دشت نوردی کی۔ راوی کے کنارے پر بسنے والے کسی مجذوب نے شاہ صاحب کو بتایا کہ مراڑیاں شریف سے تمہاری یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ شاہ صاحب بڑے ادب و احترام کے ساتھ مراڑیاں شریف میں حضرت صاحب قبلہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں التجا پیش کی اور گوہر مقصود سے فیضیاب ہوئے یعنی آپ کو حضور سرور کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت پھر شروع ہو گئی۔ شاہ صاحب مراڑیاں شریف کی حدود میں ننگے پاؤں تشریف لاتے تھے۔

(۲) حضرت مولینا پیر سیّد محمد قاسم شاہ صاحب خطیبِ اعظم حضرت بری امام نور پور شاہاں اسلام آباد تلمیذ ارشد حضرت مولینا الحاج محمّد نیک عالم صاحب مراڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے بھتیجے شاہ حسین صاحب حضور سے پڑھتے تھے۔ آپ کو زیارت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت شوق تھا۔ ایک روز دورانِ تعلیم شاہ صاحب نے حضور کی خدمت میں زیارت نبی پاک کے لئے عرض کیا۔ اس وقت تو آپ خاموش ہو رہے لیکن رات کو شاہ صاحب کو خواب میں شرف زیارت سے نواز دیا۔ اور حضور سرورِ کائنات کو شاہ صاحب نے اس طرح دیکھا کہ حضرت مولینا صاحب قبلہ فرما رہے ہیں۔

"شاہ جی! وہ حضور بیٹھے ہیں رُخ کر کے زیارت کر لو" پھر ہاتھ سے پکڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے گئے اور قریب سے حضور کی زیارت کرائی۔

الحمد للہ یہ سلسلہ خانقاہ عالیہ میں آج بھی جاری ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو حضرت صاحبزادہ پیر خواجہ محمد اسلم دامت برکاتہم العالیہ کے توسّل سے یہ گوہرِ بے بہا حاصل کر چکے ہیں۔

(۳) حضرت مولینا کریم اللہ صاحب مرحوم مراڑیاں شریف میں پڑھتے تھے۔ ایک دن نماز ظہر کے بعد حضرت صاحب سے سوال کیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو عالم بیداری میں نظر کیوں نہیں آتے۔ آپ نے فرمایا کہ وُہ تو نظر آ سکتے ہیں۔ آپ میں دیکھنے کی تاب نہیں۔ اس پر مولوی کریم اللہ صاحب ضد کرنے لگے کہ اگر حضور نظر آئیں تو کیوں ہمیں تاب نہیں ہوگی۔ حضرت صاحب نے ایک دفعہ مسکرا کر فرمایا کہ اور لوگوں میں تو یہ تاب نہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں تو آپ کی ہمّت ہے۔ جب نماز عصر کیلئے سب کھڑے ہوئے تو مولینا کریم اللہ صاحب نے ایک چیخ ماری۔ اور بیہوش ہو کر گر گئے۔ غروب آفتاب کے قریب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور تابِ حُسن نہ لاتے ہوئے بیہوش ہو گیا ہوں۔

کرامات

آپ کے واقعات کشف و کرامت بے حساب ہیں۔ یہاں صرف اختصاراً ایک دو واقعات نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) آپ کے متعلق یہ بات درجۂ شہرت تک پہنچی ہوئی تھی۔ کہ آپ دُعا فرما دیں تو بارش ضرور ہوتی ہے۔ چوہدری قدر داد صاحب نمبردار موضع ساہنوال اور چوہدری لال خاں

ولد صوفی احمد دین آف مراڑیاں شریف بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پورا موسم گرما بیتا جا رہا تھا۔ اور بارش نہیں ہو رہی تھی۔ مراڑیاں شریف اور قرب وجوار کے تمام دیہات کے بہت سے افراد جمع ہوئے اور حضرت صاحب قبلہ سے استدعا کی کہ آپ بارش کے لئے دُعا فرمائیں۔ آپ نے نالہ بھمبر کے کنارے نماز استسقاء پڑھائی۔ اسی وقت کالی گھٹا چڑھی اور بہت زیادہ بارش ہوئی کہ علاقہ جل تھل ہو گیا اور حاضرین نماز میں سے ہر آدمی بھیگتا ہوا اپنے گھر پہنچا۔ سینکڑوں آدمی اس واقعہ کے گواہ بقیہ حیات ہیں۔

(۲) ایک دفعہ بارش کے لئے لوگ جمع ہوئے اور انہوں نے نمازِ استسقاء کی التجا کی۔ آپ نے فرمایا کہ صرف ایک آدمی دعا کر دے تو بارش ہو سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وُہ آدمی جس کی نظر ایام جوانی میں بھی نہ بہکی ہو وُہ دُعا کرے تو دیکھو ابھی بارش ہو گی۔ یہ سُنکر مجمع پر سکوت مرگ طاری تھا۔ وُہ کون تھا جس کی نگاہ جوانی میں بھی نہ بہکی ہو۔ آپ سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھ رہے تھے لیکن سب گردنیں جھکائے خاموش بیٹھے تھے۔ آخر آپ نے فرمایا کہ میں تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے میری نگاہ ایام جوانی میں بھی محفوظ رہی ہے۔ تو میں دُعا کرتا ہوں۔ لہٰذا آپ نے دُعا کی اور اسی روز بہت زیادہ بارش ہوئی۔

(۳) چوہدری لال خاں ساکن مراڑیاں شریف کہتے ہیں کہ میں دورانِ ملازمت بعارضہ بخار بیمار ہو گیا۔ اور ڈاکٹروں نے میری زندگی سے مایوس ہو کر مجھے ہسپتال سے فارغ کر کے گھر بھیج دیا۔ کہ یہ چند دنوں کا مہمان ہے۔ حضرت صاحب کو بلایا گیا تو آپ نے دم فرمایا اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ فکر کی کوئی بات نہیں بخار اُتر جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد بخار اتر گیا۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس کے بعد ساری زندگی ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے میعادی بخار کبھی نہیں ہوا۔

بے شمار ایسے واقعات موجود ہیں کہ بعد وفات بھی مزار پُر انوار پر حاضر ہو کر اگر کسی نے

دعا کی توبفضل ایزدی اُن کا مقصد حل ہوا۔

مشہور تلامذہ

ویسے تو سینکڑوں افراد نے آپ سے اکتساب علم کیا ہے ہم یہاں صرف چند معروف شاگردوں کا ذکر کرتے ہیں

(۱) فاضل شہیر، محقق بے نظیر، صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد فضل کریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (برادر زادہ حضرت اقدس)۔

(۲) عالم اجل، فاضل بے بدل حضرت مولانا فیض احمد صاحب دامت برکاتہم مہلو شریف (گجرات)۔

(۳) فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت مولانا علامہ کریم اللہ صاحب مرحوم فاضل اسلامیات فاضل عربی پنجاب یونیورسٹی (جہلم)۔

(۴) شیخ الطریقت استاذ العلماء حضرت صاحبزادہ مولینا محمد اسلم صاحب قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ مراڑیاں شریف۔

(۵) استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولینا علامہ سید جلال الدین شاہ صاحب بھکھی شریف (گجرات)۔

(۶) ملک العلماء صدر المدرسین حضرت علامہ مولینا محمد نواز صاحب صدر مدرس جامعہ محمدیہ بھکھی شریف (گجرات)۔

(۷) علامہ فہامہ حضرت مولینا غلام رسول صاحب مرحوم کھوکھر غربی (گجرات)۔

(۸) مقرر شعلہ بیان مولینا غلام نبی صاحب مرحوم کھوکھر غربی (گجرات)۔

(۹) فاضل جلیل حضرت مولینا مولوی فضل کریم صاحب قادری مرحوم ساسنوال (گجرات)۔

(۱۰) مبلغ اسلام حضرت مولینا علی محمد صاحب (آزاد کشمیر)۔

(۱۱) پیر طریقت حضرت مولینا علامہ سید محمد قاسم شاہ صاحب خطیب بڑی امام

اسلام آباد۔ راولپنڈی۔

(۱۲) فاضل جلیل حضرت مولینا مولوی احمد دین صاحب مرحوم ٹبی مراں برادر زادہ حضرت اقدسؒ و والد ماجد مولینا محمد عبدالغفور صاحب قادری ساکن کلاچور خطیب جلالپور جٹاں۔

(۱۳) مقرر شیریں بیان حضرت مولینا غلام عسین صاحب خطیب اعظم ٹانڈہ (گجرات)

(۱۴) فاضل علوم اسلامیہ جناب مولینا مولوی محمد اسلم صاحب فاضل فارسی پنجاب یونیورسٹی۔ بی. اے۔ بی ایڈ. ساکن شیخ سکھا (گجرات)۔

(۱۵) صوفی باصفا عالم باعمل مولینا مولوی محمد اسحٰق صاحب قادری مرحوم چھنی نکوآنی

(۱۶) عالم باعمل حضرت مولینا محمد عبداللہ صاحب قادری خطیب جامع مسجد نور مدینہ (گجرات) محلہ میانہ پورہ گجرات۔

(۱۷) راقم الحروف (علامہ عبداللطیف قادری ایم اے)

اولاد و احفاد

آپ کے یہاں دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ فرزند اکبر کا نام محمد افضل (مرحوم) اور فرزندِ اصغر کا نام (حضرت مولینا) محمد اسلم قادری ہے۔ فرزندِ اکبر قرآنِ مجید حفظ کرتے تھے۔ ابھی اٹھارہ پارے یاد کئے تھے کہ داعیِ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ آپ کا وصال بچپن میں ہوگیا تھا۔ چھوٹی صاحبزادی بھی بچپن ہی میں فوت ہوگئیں۔

حضرت مولینا محمد اسلم قادری دامت برکاتہم: آپ فاضل عربی (پنجاب یونیورسٹی)، فاضل علوم اسلامیہ، طبیب حاذق استاذ العلماء، شیخ طریقت، ماہر شریعت، واقف اسرارِ معرفت و حقیقت خانقاہ قادریہ عالمیہ کے سجادہ نشین علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ دارالعلوم قادریہ عالمیہ مراڑیاں شریف کے مہتمم ہیں۔

آپ کی زندگی عبادت وریاضت، دین کی تبلیغ واشاعت، غرباء ومساکین پر شفقت، یتیموں کی پرورش اور اصلاح وارشادِ خلق کے لئے وقف ہے۔ خانقاہ و دارالعلوم کا وسیع رقبہ اور عمارت آپ ہی کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہے۔ آپ غوث زماں حضرت سرکار پیر سید نذر محی الدین قادری بٹالوی قدس سرہٗ العزیز سے بیعت اور آپکے خلیفہ مجاز ہیں۔ سرکار بٹالہ شریف نے تحریری خلافت اپنے تمام خلفاء میں سے صرف آپ ہی کو عطا فرمائی تھی۔ کیونکہ آپ کی نگاہ غوثیت اس یورش کو اچھی طرح بھانپ چکی تھی جیسے حاسدین آپ کے بعد اپنی فتنہ انگیز کوششوں سے برپا کرنے والے تھے۔ حضرت پیر ومرشد نے آپ کو اپنی جگہ اور اپنے خرچ پر دوبار بغداد شریف زیارت غوثیہ کیلئے بھیجا۔ پہلی بار سفر پر روانہ کرتے ہوئے بغل گیر ہوئے۔ دیر تک سینے سے لگائے رکھا اور فرمایا کہ سرکار جی حافظ صاحب (حضرت کے والد ماجد سجادہ نشین ہفتم بٹالہ شریف) نے سید نورالحسن شاہ صاحب ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کو اپنا ولدِ روحی بنایا تھا اور میں تم کو اپنا ولدِ روحی بناتا ہوں۔ تم کو غوث پاک کے سپرد کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں آپ کو حضرت نقیبُ الاقطاب حضرت پیر سیّد ابراہیم سیف الدین سجادہ نشین درگاہ غوثِ پاکؒ بغداد شریف عراق، حضرت سیّد سالمؒ بغداد شریف عراق، حضرت پیر سیّد طاہر علاؤ الدین جیلانی بغداد شریف عراق حال کوئٹہ پاکستان، شیخ الاسلام حضرت مولٰینا محمّد ضیاءُ الدّین قادری جیلانیؒ مدینہ منوّرہ، امام المحدّثین علاّمہ سید ابو البرکات سیّد احمد قادری اور متعدّد دیگر اولیاء عارفین ومشائخ کاملین نے بھی اپنی طرف سے خصوصی اجازتوں اور خلافتوں سے سرفراز فرمایا۔ مرشدِ کامل کی توجہِ کرم سے آج بھی آپ کا چشمہٗ فیض خانقاہ قادریہ عالیہ مراڑیاں شریف میں پورے جوش پر ہے جس سے دین وروحانیت کے ہزاروں پیاسے سیراب ہو رہے ہیں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ الغرض اس زمانہ میں آپ ایک بڑی باکمال روحانی شخصیت ہیں۔